بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تصریحات

آج کل چند مغرب زدہ اور اسلامی تعلیمات سے بے خبر عورتوں کی طرف سے یہ پروپیگنڈہ بڑے زور و شور سے کیا جا رہا ہے کہ عورت کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ اس کے حقوق غصب کیے جا رہے ہیں اور پاکستان میں اس کو اس کا اصل مقام نہیں دیا جا رہا ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ! ۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام نعرے مبنی بر جہالت بھی ہیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بغاوت کا نتیجہ بھی! ۔۔۔ چنانچہ کبھی قانونِ شہادت کے نام پر شور مچایا جاتا ہے تو کبھی قصاص و دیت کے موضوع پر! ۔۔۔ اسلام، اور عورت کو اس کے مقام سے گرائے ۔۔۔ اس کے حقوق غصب کرے، یہ ہوائی تو کسی دشمن سے بھی نہ اڑائی جا سکی، لیکن خواہشات کو اپنا معبود قرار دینے والی ان "مسلمان خواتین" کو اسلام میں یہ کیڑے نظر آنے لگے ہیں ۔۔۔ اس سلسلہ کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ پردہ سکرین پر اسٹیجوں، ڈراموں اور تھیٹروں میں شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر عورت کا ناچنا، اشتہارات کی صورت میں اخبارات، چوراہوں اور مصنوعات کے ڈبوں کی زینت بننا ۔۔۔ عریاں، فحش، ننگِ نسوانیت اور ننگِ اسلام لباس پہن کر مارکیٹوں، بازاروں میں بے حجابانہ اور بے مقصد گھومنا ۔۔۔ اسلام نے جس ماں کے قدموں میں جنت کی خوشخبری سنائی ہے، اس ماں کو اس کے بیٹوں کی نظروں میں ذلیل و رسوا کر دینا، شمع محفل بننے کے شوق میں مرد کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بننا، تہذیب و ثقافت اور روشن خیالی کے نام پر اس کے ہاتھوں کا بے وقعت کھلونا بن کر رہ جانا تو ان نام نہاد لیڈر خواتین کی نظروں میں قابلِ فخر معلوم ہوتا ہے ۔۔۔ اس پر احتجاج کی ضرورت انہیں کبھی پیش نہیں آئی اور یہ ان کے نزدیک عین انصاف ہے ۔۔۔ لیکن گھر میں شرافت، عزت اور وقار سے بیٹھنا،

اپنی عصمت و پاک دامنی کی حفاظت کرنا، اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرنا کہ جس کے باعث وہ طارق، محمد بن قاسم، قتیبہ بن مسلم ایسوں کی روایات کے امین بن سکیں، ان کی نظروں میں صریح ظلم و ستم، اس کی توہین اور اس کے حقوق پر ڈاکے ڈالنے ——— اس کو اس کے مقام سے گرا دیے جانے کے مترادف ہے! ——— فیا للعجب!

کیا ان خواتین سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ آپ کو اگر اسلامی تعلیمات و احکامات پر اعتراض ہے تو پھر اسلام کا نام لینے اور اس کا کلمہ پڑھنے کی بھی آپ کو کیا ضرورت پیش آگئی ہے؟ ——— ہاں اگر یہ شکایات انہیں اسلام سے نہیں، مردوں سے ہیں، تو یہ عورت ہی کی کوکھ سے جنم لینے والے بچے اور اسی کی گود میں پل کر جوان ہونے والے مرد ہیں ——— ہی اگر آپ کا استحصال کر رہے ہیں، تو پھر آپ کی تعلیم و تربیت کیا ہوئی؟ ——— آپ کی غیرت کہاں مرگئی! ——— لیکن پہلے اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہیے کہ استحصال درحقیقت کون سا ہے، عورت کا اصل مقام کیا ہے؟ ——— دفاتر میں بیٹھ کر گرسنہ اور ہوس زدہ نگاہوں کا مرکز بننا یا گھروں میں رہ کر بہن بیٹی کے حقوق حاصل ہونا اور ماں کا قابل احترام مرتبہ مل جانا ——— کیونکہ عورت بیوی ہونے کے علاوہ ماں، بہن اور بیٹی بھی ہے! ——— بیوی کی حیثیت سے مردوں سے آپ کو شکایات ہیں، لیکن کیا بہن اور بیٹی کی حیثیت سے شفقت، اور ماں کی حیثیت سے اپنے قدموں میں اپنے بیٹے کے لیے جنت کی آپ کو ضرورت نہیں؟

——— جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہماری نظر میں شریف ماؤں کے بچے آج بھی آپ کو دیکھتے ہی شرم سے اپنی گردنیں جھکا لیتے ہیں، لیکن جو ایسا نہیں کرتے، وہ آپ ہی سے شاکی ہیں کہ آپ نے انہیں ایسا کیوں بنا دیا؟

پچھلے دنوں اسلام آباد میں سیرت کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس میں ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا اور جس کی تفصیلات ... پھر اس پر ردِ عمل کے طور پر متعدد تحریریں اسلام پسند خواتین کی طرف سے ادارہ ترجمان کو موصول ہوئی ہیں ——— ہم اگر اپنی طرف سے اس کانفرنس کے واقعات و نتائج پر کوئی تبصرہ کریں گے تو ان لیڈر خواتین کی نظر میں اسے بھی استحصال ہی کا نام دیا جائے گا۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ یہ تحریریں خواتین ہی کے قلم سے پیش کر دی جائیں ——— اس واقعہ کی تفصیلات نوائے وقت کی رپورٹر محترمہ

زبیدہ خاتون نے تحریر کی ہیں ـــــ اس پر ردِّ عمل کا اظہار بالترتیب، لاہور سے بیگم حافظ عبدالرحمان نعیم اور فیصل آباد سے محترمہ علیمۃ السلام نے کیا ہے۔ جب کہ کتاب و سنّت کی روشنی میں اس کے ایک پہلو کا جائزہ اس واقعہ کی مرکزی کردار "برقعہ پوش خاتون" نے پیش کیا ہے ـــــ تاکہ "استحصال" کا نعرہ بلند کرنے والی ان خواتین کو یہ معلوم ہو سکے کہ جن عورتوں کے استحصال کا آپ نے آسمان سر پہ اٹھا رکھا اور ان کے قائد بننے کا آپ کو شوق چرایا ہے وہ خود بھی آپ کے خیالات سے اتفاق نہیں کرتیں، آپ کے طرزِ عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں ـــــ اور آپ کو عورتوں کے "حقوق کا تحفظ" چاہنے والی خواتین کے ہراول دستہ کا سالار ماننے سے انکاری ہیں !

(اکرام اللہ ساجد)

محترمہ زبیدہ خاتون

خاتون کی ڈائری

انسانی معاشرہ افراد پر مشتمل ہے اور یہ حقیقت اپنی جگہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جس جگہ بھی چند لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ وہاں ان پر آپس میں کچھ حقوق و فرائض کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ بعض اوقات افراد ایک دوسرے سے اتنی چاہت اور عقیدت رکھتے ہیں کہ وہ اپنے حقوق کا ناجائز استعمال بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ اس اپنائیت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے انہیں کوئی مناسب طریقہ دکھائی نہیں دیتا اور وہ جذبات میں آکر اپنا حق کسی بھی طرح جتا دیتے ہیں۔

صدرِ مملکت کی اہلیہ بیگم شفیقہ جہاں جب سیرت کانفرنس میں مہمان خصوصی تھیں تو تقریب میں سے ایک خاتون اٹھی جو برقعہ پہنے ہوئے تھی۔ تب جنرل محمد ضیاء الحق خطاب کر چکے تھے اور خواتین کی سفارشات اور ان کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے لڑکی نے صاحب صدر کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی۔ اسی اثناء میں پچھلی نشستوں پر سے ایک خاتون نے حرف مدعا کہا تب اس خاتون نے صدرِ مملکت کو مخاطب